خطبہ جمعہ

بعنوان

محسنِ انسانیتﷺ کے عالم دنیا پر احسانات

سلسلۃ منبر الحکمۃ

224

بتاریخ: 13 نومبر 2020

بمطابق: ٢٦ ربیع الاول ١٤٤٢ ھج

به اهتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

① ...... محسنِ انسانیت ﷺ کے عظیم احسانات

② ...... رحمة للعالمين کی سیرت کے عملی پہلو

③ ...... انسانی مساوات کی عملی صورتیں

④ ...... انسانی مساوات کی درخشندہ مثالیں

⑤ ...... محسنِ انسانیت ﷺ کے عورتوں پر احسانات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ، لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِيْدًا، وأَشْهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ؛ أَمَّا بَعْدُ!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ [اٰل عمران:164]

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ [التوبة:128]

تمھید

رسولِ رحمت ﷺ کی بعثت اور تشریف آوری سے پہلے گمراہیوں میں بھٹکتی انسانیت اسفل سافلین کے درجے میں گر چکی تھی، حقوق اللہ اور حقوق العباد سے ناآشنائی کا یہ عالم تھا کہ شرک اور ظلم وستم زندگی کا لازمہ بن چکا تھا۔

گویا جس انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبہ پر فائز کیا، اپنے ہاتھ سے تخلیق کیا اور مسجودِ ملائکہ بنایا، وہی اپنے حقیقی مقام اور مقصدِ حیات کو بھول کر ذلت کے گڑھے میں گر چکا تھا۔

انسانیت کی تکریم اور احترامِ آدمیت کا صحیح تصور سیرتِ مصطفےٰ ﷺ نے یوں دیا کہ انسان کو تحت الثریٰ سے اٹھا کر اوجِ ثریا کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ انسان کو باہمی حقوق سے آشنا کیا، انسانیت کو کھویا ہوا مقام یاد دلایا اور یہ تصور دیا کہ انسان سے بڑھ کر کوئی چیز بھی روئے زمین پر اللہ کو زیادہ پسند نہیں۔ یہ انسانیت پر رسول اللہ ﷺ کا ایسا احسان عظیم ہے جس کو عالم دنیا کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غور کیجئے! انسانیت کو غلامی اور تاریکی سے نورِ اسلام کی طرف کون لایا؟ جسمانی خواہشات اور مادیت پرستی سے بالاتر روحانیت کا درس کس نے دیا؟ انسانی خون، مال اور عزت وآبرو کو ہمیشہ کے لیے کس نے حرام قرار دیا؟

بعثتِ نبوی سے پہلے عورتوں کا حال کسی سے مخفی نہیں ہے، لیکن محسن انسانیت ﷺ نے عورتوں کو ان کا کھویا ہوا مقام واپس دلایا۔ کفالت، تعلیم وتربیت اور بچی کی پیدائش پر فضائل بیان کیے۔

انسانیت کے عظیم محسن ﷺ نے ہی انسانوں کے درمیان رنگ ونسل کی تفریق کی ساری دیواریں منہدم فرما کر وحدتِ بنی آدم اور انسانی مساوات کا درس دیا۔ معاشرے کے نادار طبقے غلاموں اور غمگساروں کا خیال رکھا، ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی اور ان کے ساتھ حسنِ اخلاق کی تعلیم دی۔

الغرض انسانیت کے لیے وہ کون سی نعمت اور نیکی ہے جس کی رحمۃ للعالمین ﷺ نے تعلیم نہ دی ہو؟ اعلیٰ اخلاقی اقدار، تواضع وانکساری، حلم وبرد باری، صدق وصفا، امانت وقناعت، صلح وسلامتی، امن وامان، خلوص وللٰہیت، زہد وتقویٰ، رضائے الٰہی کا ذوق، خدا شناسی وخود شناسی کا جوہر، بلند ہمتی، ضمیر کی بیداری، عقلِ انسانی کی آزادی، حدود الٰہیہ کا احترام، آزادی رائے کا تصور اور عدل وانصاف کی بالادستی، سب کچھ انسانیت کو آپ ﷺ ہی نے دیا ہے۔

محسنِ انسانیت کے احسانات:

احسان کرنا ایک عظیم وصف ہے اور جس شخص میں یہ وصف موجود ہو، بلا شبہ وہ ایک بڑا انسان ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾ [الرحمن:60]

''نیکی کا بدلہ نیکی کے علاوہ کیا ہے۔''

دنیا میں رہتے ہوئے انسان کے بہت سارے محسنین ہوتے ہیں: مثلاً والدین کے احسانات بہت زیادہ ہیں، وہ اپنی اولاد کے لیے لباس، خوراک اور تعلیم کا بندوبست کرتے ہیں، لیکن محسن انسانیت ﷺ نے پوری زندگی گزارنے کا ضابطہ اخلاق مرتب فرمادیا۔ آپ ﷺ نے ہمیں نور اور ظلمات کا فرق سمجھایا، حلال وحرام، شرک اور توحید کا مفہوم بتلایا، مقصدِ حیات سے آگاہ کیا اور ہمارے لیے کامیابی کی صحیح سمت کو متعین فرمادیا۔

رسول اللہ ﷺ کے بالعموم پوری انسانیت اور خاص کر اپنی اُمت پر لاتعداد احسانات ہیں، گو کہ نبی کریم ﷺ کے احسانات کا بدلہ کسی صورت میں ادا نہیں کیا جاسکتا، لیکن تمام مسلمانوں کو بقدرِ استطاعت آپ ﷺ کے حقوق ادا کرنے کے لیے کوشاں رہنا چاہیے، جو امتی ہونے کے ناتے ہم سب کے ذمہ واجب الادا ہیں۔

حقوق مصطفےٰ ﷺ کی ادائیگی، آپ کے احسانات کا بدلہ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رسول اللہ ﷺ پوری کائنات میں افضل ترین ہیں، کوئی فرشتہ، جن اور انسان آپ کی عظمت کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اسی لیے آپ ﷺ کا حق ہے کہ آپ کی ذات اور بات سے بے پناہ محبت کی جائے۔ آپ کی اطاعت کی جائے۔ آپ کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے محبت اور عزت کا رویہ اپنایا جائے۔ آپ کی شان ومقام کے حوالے سے نعت واشعار کہے جائیں۔ آپ کے لائے ہوئے دین کو غالب کرنے کے لیے جدوجہد کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هُوَ الَّذِىٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ﴾ [التوبة:33]

”وہی ذات ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا، تاکہ اسے ہر دین پر غالب کردے، خواہ مشرک لوگ برا جانیں۔“

یہ سب کرنے کے بعد بھی ہم بطور امتی حقوق تو ادا نہیں کر سکتے لیکن آپ کے ساتھ نسبت کا اظہار ضرور کر سکتے ہیں

عظیم ترین محسن انسانیت:

رحمۃ اللعالمین ﷺ کے انسانیت پر لاتعداد احسانات کو کون شمار کرسکتا ہے؟ آپ کا ایک احسان یہ بھی ہے کہ ہر قسم کی غلامی، ذلت اور تحقیری کی زنجیریں کاٹ ڈالیں، دنیا جس استبداد وظلم کے عذاب شدید میں مبتلا تھی، فرمارواں، امراء شہر اور سردارانِ قبائل اپنے اپنے حلقہ میں ”اربابا من دون اللہ“ تھے۔ غلاموں کا مقصدِ حیات اپنے آقاؤں کی خواہشات کی تکمیل کے سوا کچھ نہ تھا۔ انسانیت پر پڑے غلامی کے یہ طوق آپ ﷺ نے ہمیشہ کے لیے ختم فرما دیئے۔

نبی رحمت ﷺ کی بعثت، غلامی سے نجات:

سیدنا ابراہیم کے علاقہ کلدان میں نمرود وبابل کے مجسمے بنتے، ہندوستان میں راجا دیوتاؤں کے اوتار بن کر زمین پر اترتے تھے اور رومہ کا پوپ ”خدا کے فرزند“ کا جانشین ہوتا اور اس کا آستانہ مقدس سجدہ گاہ اور بادشاہوں وسلاطین کے لیے جائے عبادت ہوتا تھا۔

دنیا اسی ذلت ومسکنت کے ساتھ غلامی میں اسیر تھی کہ رسول رحمت ﷺ کی مبارک بعثت ہوئی، جس سے قیصر وکسریٰ کے تخت الٹ گئے اور بابائے روم کے مقدس ایوان کی بنیادیں ہل گئی۔

آپ ﷺ نے انسانیت کو آزادی رائے، حریت واستقلال دیا، شرف واحترام نفس، مساوات حقوق اور مقصدِ حیات سے آگاہ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ﴾ [الاعراف:157]

”اور ان سے ان کا بوجھ اور وہ طوق اتارتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے۔“

رحمۃٌ للعالمین ﷺ کی سیرت کے عملی پہلو

رحمت کا مفہوم:

عربی زبان میں رحمت ایسی رقت ونرمی کو کہتے ہیں جس سے دوسرے کے لیے احسان وشفقت کا جذبہ جوش میں آجائے۔ رحمت میں محبت، شفقت اور فضل واحسان سبھی مفہوم داخل ہیں۔

رحمۃٌ للعالمین سے مراد ایسی ہستی ہے جسے کائنات کی ہر چیز سے ہمدردی اور محبت ہو، ہر ایک پر ترس کھاتی ہو اور ہر ایک کی غمگسار ہو۔

☆......رسول اللہ ﷺ کی ذات ہر اعتبار سے رحمت ہی رحمت ہے، یعنی آپ سراپا رحمت ہیں۔ آپ کی بعثت کا مقصد رحمت ہی ہے، اسی لیے اللہ کریم نے آپ ﷺ کو پوری کائنات کے لیے رحمت قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ [الانبیاء:107]

”ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ مجسم رحمت:

رسول اللہ ﷺ اپنی ذات کے اعتبار سے رحمت تھے۔ انفرادی اور ذاتی معاملات میں آپ کی یہ نمایاں خصوصیت رہی ہے کہ دکھی انسانیت سے ہمدردی، مظلوموں کی فریادرسی، مہمان نوازی، صلہ رحمی، صدق وصفا اور شیریں اخلاق نبوت سے پہلے ہی آپ کے محبوب اوصاف تھے۔ قرآن مجید نے اسی مضمون کو یوں بیان کیا ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾

[اٰل عمران:158]

”پس اللہ کی طرف سے بڑی رحمت ہی کی وجہ سے آپ ان کے لیے نرم ہیں، اور اگر تم بدخلق، سخت دل ہوتے تو یقیناً وہ آپ کے گرد سے منتشر ہوجاتے۔“

☆......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پہلی وحی کے بعد گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے، آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے چادر اڑھا دو، مجھے چادر اڑھا دو، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سارا واقعہ سننے کے بعد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ کو تسلی دی اور آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((كَلَّا ، أَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لاَ يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا ، فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ ، وَتَكْسِبُ المَعْدُومَ ، وَتَقْرِى الضَّيْفَ ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ))

''آپ کو خوشخبری ہو، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اللہ کی قسم! آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں، آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں، آپ کمزوروں کا بوجھ خود اٹھا لیتے ہیں، جنھیں کہیں سے کچھ نہیں ملتا وہ آپ کے یہاں سے پا لیتے ہیں۔ آپ مہمان نواز ہیں اور حق کے راستے میں پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔''

صحيح البخارى:4953

☆......طائف کے دعوتی سفر میں جو سلوک آپ کے ساتھ کیا گیا وہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے، لیکن اس کے جواب میں جو فرمایا، وہ آپ کی صفت رحمت کا ظہور تھا، پتھر کھا کر اور گالیاں سن کر بھی آپ ﷺ کی شفقت ومحبت میں فرق نہ آیا۔ بلکہ پہاڑوں کے فرشتے کی ان ظالموں کو عذاب کی پیشکش کے جواب میں رحمتِ الٰہی کی امید ظاہر کی اور فرمایا:

((بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلاَبِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ، لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

''بلکہ مجھے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے افراد پیدا کرے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔''

صحيح البخارى:3231

☆......اسی طرح احد کے میدان میں زخموں سے چور ہونے کے باوجود شدید دشمنوں کے متعلق فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِى فَإِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ))

''اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے، بلاشبہ یہ نہیں جانتے۔''

شعب الایمان للبیهقی ، 45/3، ح:1375

☆......رحمت کا اثر آپ کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط تھا، غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، رئیس المنافقین کا نماز جنازہ پڑھنا، مدینہ کے یہودیوں اور نجران کے عیسائیوں کے ساتھ حسن معاملہ۔ فتحِ مکہ کے موقع پر سنگ دل قریشیوں کے لیے عام معافی اعلان: ((لاَ تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ)) ''آج تم پر کوئی ملامت نہیں، یعنی تم آزاد ہو۔

......حقوقِ انسانی کا تحفظ:

انسانی تاریخ میں بے مثال کارنامہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انسانی حقوق کا تحفظ کیا۔ آج دورِ جدید میں جن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بنیادی حقوق کی بات ہوتی ہے، رحمۃ اللعالمین ﷺ نے پہلے ہی ان کی طرف رہنمائی فرما دی ہے: مثلاً انسانی جان و مال کی حفاظت، عزت و ناموس کا تحفظ، شخصی آزادی، حقِ خود ارادیت، عقیدے کی حفاظت، حقِ ملکیت اور قانون کی نظر میں سبھی انسانوں کی مساوات وغیرہ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ))

''مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے، اس کا خون بھی، اس کا مال بھی، اور اس کی عزت وآبرو بھی۔''

صحيح مسلم:2564

☆......سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا))

''بلاشبہ تمہارے جان و مال اور آبرو ایک دوسرے پر اسی طرح محترم ہے جس طرح آج کا دن ہے۔''

صحيح البخاري:67

☆...... میثاق مدینہ آزادی رائے کا بہترین نمونہ ہے اور خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کے تحفظ کا عالمی چارٹر ہے۔

معلمِ انسانیت اور اشاعت علم کا فریضہ:

رسول اللہ ﷺ کی اہم ذمہ داری تھی کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو تلاوت کریں، وحی کا علم عام کریں، تزکیہ نفس کریں۔ پھر آپ نے اپنے فرضِ منصبی کو سامنے رکھ کر ساری زندگی علم کے موتی بکھیرتے رہے۔ اگر آپ ﷺ کے فرامین کا تجزیہ کیا جائے تو علم کا کوئی پہلو تشنہ محسوس نہیں ہوگا۔ آپ نے علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم قرار دیا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ))

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔''

[صحيح] سنن ابن ماجه:224

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ [التوبة:128]

''بلاشبہ یقیناً تمہارے پاس تمھی سے ایک رسول آیا ہے، اس پر بہت شاق ہے کہ تم مشقت میں پڑو، تم پر بہت حرص رکھنے والا ہے، مومنوں پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فلاحِ عامہ کا احساس:

ہمدردی وایثار، خیر خواہی اور قربانی کا جذبہ دراصل انسان کے بے لوث ہونے کی دلیل ہے۔اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کے چند فرامین ملاحظہ ہوں:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ ، لاَ یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ ، حَتَّی یُحِبَّ لِأَخِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

’’قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے،کوئی بندہ اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا ،جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی (بھلائی) پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے چاہتا ہے۔‘‘

صحیح مسلم:45

☆......معاشی اعتبار سے تمام انسان برابر صلاحیت نہیں رکھتے۔رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا مستحکم معاشی نظام دیا ہے،جس میں تمام مسائل کا حل موجود ہے اور معاشرے کے تمام انسانوں کے لیے معاشی سہولتوں کی راہ کھولتا ہے، مثلاً: زکوۃ،صدقات،انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب، وراثت کے احکامات۔

☆......اس نظام سے دو بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں: دولت کسی ایک ہاتھ میں نہ رہے۔اور دوسرا یہ کہ کوئی فرد بھی معاشی ضروریات سے محروم نہ رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَةً بَیْنَ الْاَغْنِیَاءِ مِنْکُمْ﴾ [الحشر:7]

’’تا کہ وہ (مال) تم میں سے مالداروں کے درمیان ہی گردش کرنے والا نہ ہو۔‘‘

☆......خیر خواہی کے اس جذبے کو مال کو پاک کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کرنے کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَکِّیْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَیْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَکَنٌ لَّهُمْ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾ [التوبة:103]

’’ان کے مالوں سے صدقہ لو،اس کے ساتھ تو انھیں پاک کرے گا اور انھیں صاف کرے گا اور ان کے لیے دعا کر، بیشک تیری دعا ان کے لیے باعث سکون ہے اور اللہ سب کچھ سننے والا،سب کچھ جاننے والا ہے۔‘‘

☆......رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر مقرر کرتے ہوئے فرمایا:

((تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِیَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَی فُقَرَائِهِمْ))

’’ان کے مالداروں سے زکوۃ وصول کر کے انھی کے مساکین اور تنگ دست لوگوں پر لوٹا دو۔‘‘

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری: 1395

......عالمی امن واصلاح کی محکم بنیادیں:

رحمۃ اللعالمین ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات پوری انسانیت کے لیے فلاح دارین کا نوشتہ ہے۔ عالمی امن واصلاح کے لیے بنیادی امر یہ ہے کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانی گروہوں، جماعتوں اور قوموں کو مساوی تسلیم کیا جائے اور اسے عملی جامہ پہنانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کی جائے۔ اسی حوالے سے قرآن مجید انسانی مساوات کا دوٹوک اعلان کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا﴾

[الحجرات:13]

”اے لوگو! بیشک ہم نے تمہیں ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا اور ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنا دیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔“

انسانی مساوات کی عملی صورتیں

نسل انسانی کی مساوات کا اعلان اور رنگ ونسل کی بنیاد پر تمام تر امتیازات جو لوگوں نے بنا رکھے تھے، سے کلی طور پر انکار، جن کی وجہ سے انسانی حقوق پامال ہو رہے تھے، آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، غریب ہو یا مالدار اسلام کی نظر میں انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔

☆......تمام انسان ایک مرد اور ایک عورت سے ہیں۔ جس طرح ایک ماں باپ کے بچوں کے درمیان کوئی فرق اور امتیاز نہیں، تو پھر تم کیوں امتیازات کرتے ہو؟ اسلام کی نظر میں رنگ ونسل، علاقائی اور لسانی اختلاف اور اسی طرح جغرافیائی حدوں کا فاصلہ، یہ تمام تر اختلافات سراسر بے بنیاد ہیں۔ جس میں الجھ انسان کو کسی طرح نفرت واختلاف کی دیواریں نہیں کھڑی کرنی چاہیے۔ بلکہ اس سے قطع نظر یکجہتی اور یکسانی مرکز پر توجہ کرو یعنی تم سب انسان ہو بس۔

فتح مکہ کے عظیم الشان موقع پر ایک فاتح کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَذْھَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ، وَفَخْرَھَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ، وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ، اَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ))

”بیشک اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کی نخوت وغرور کو ختم کر دیا اور باپ دادا کا نام لے کر فخر کرنے سے روک دیا، (اب دو قسم کے لوگ ہیں) ایک متقی و پرہیزگار مومن، دوسرا بدبخت فاجر۔ تم سب آدم کی اولاد ہو، اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔“

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[حسن] سنن ابو داود:5116

☆ ...... اللہ کے نزدیک انسان کے مقام و مرتبہ کا انحصار حسنِ عمل پر ہے۔ جو انسان زیادہ پرہیزگار اور متقی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محترم اور مکرم ہے، خواہ رنگ کا کالا ہی کیوں نہ ہو۔

انسانی مساوات کی درخشندہ مثالیں:

اسلام دینِ رحمت ہے اور اس دین کی کوئی تعلیم ایسی نہیں جو عالمِ انسانیت کے لیے بلالحاظ رنگ و نسل، بلا امتیاز حسب و نسب اور بلا قید و بند یکساں طور پر پیامِ رحمت نہ ہو۔

انسانی مساوات کی جو مثالیں رسول رحمت ﷺ کی سیرت طیبہ سے ملتی ہیں، اور کہاں مل سکتی ہیں؟ اس سے بڑھ کر مساوات کی مثال کیا ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی پھوپھی زاد بہن سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر کے حسب و نسب اور رنگ و نسل کے خود ساختہ بت کو ہمیشہ کے لیے پاش پاش کر دیا۔

☆ ...... مساوات کا محض درس و وعظ نہ تھا بلکہ اس کے ساتھ سب سے بڑی مؤثر اور ناقابل تردید دلیل اپنے عمل سے پیش کر کے انسانیت کو سبق دیا۔

☆ ...... مسجد نبوی کی تعمیر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ خود رسول اللہ ﷺ بھی شریک رہے، جس سے مساوات کا سبق حاصل ہوتا ہے۔

☆ ...... جنگ بدر کے موقع پر سواریوں کی کمی تھی، آپ کے پاس ایک اونٹ تھا اور سوار ہونے والے دو تھے، رسول اللہ ﷺ اپنی باری پر سوار ہوتے، پھر دوسرا صحابی اپنی باری پر بیٹھتا تو رسول اللہ ﷺ پیدل چلتے۔

جرائم کی روک تھام میں مساوی عدل و انصاف:

اسلامی حدود و تعزیرات کے نفاذ میں کسی کی سفارش قبول کرنا حرام ہے، کیونکہ اس سے مزید جرائم جنم لیتے ہیں، جو انسانیت کے لیے زہر قاتل ہیں۔ افسوس آج عدالتی فیصلوں کی خرید و فروخت ہونے سے فیصلہ گاہیں ہی قتل گاہیں بن چکی ہیں۔ جب کہ انصاف سب کے لیے عام اور مساوی ہونا چاہیے۔

بنو مخزوم کی ایک عورت چوری کے جرم میں گرفتار ہوئی، قبیلہ کے لوگوں نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سفارش کے لیے کہا، جب آپ ﷺ نے اسامہ کی سفارش سنی تو فرمایا:

((إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”پہلی امتیں اس لیے ہلاک ہوگئیں کہ جب ان میں سے کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔“

صحیح البخاری:3475

خادموں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ:

رسول اللہ ﷺ تمام اولادِ آدم کے سردار اور معراجِ انسانیت کے درجہ کمال پر فائز ہیں، لیکن اس کے باوجود کبھی اپنے لیے کوئی الگ مقام اور امتیاز نہیں چاہا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ خدمت گزار بیان کرتے ہیں:

((فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالحَضَرِ ، مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟ وَلاَ لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا؟))

”میں نے آپ ﷺ کی سفر اور حضر میں خدمت کی، آپ ﷺ نے مجھ سے کبھی کسی کام کے بارے میں جسے میں نے کر دیا ہو، یہ نہیں فرمایا: یہ کام تم نے اس طرح کیوں کیا، اسی طرح کسی ایسے کام کے متعلق جسے میں نہ کر سکا ہوں آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: تو نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا۔“

صحیح البخاری:2768

غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم:

اسلام نے نہایت شدت کے ساتھ اس بات سے روکا ہے کہ کوئی انسان دوسرے کو خواہ وہ کتنا ہی ادنیٰ درجے کا ہو، اُسے اُس کی ذات، رنگ ونسل اور ماں باپ کی عار دلائی جائے اور کم تر سمجھا جائے۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو اُس کی عجمی ماں کی وجہ سے عار دلائی اور برا تصور کیا، اُس غلام نے رسول اللہ ﷺ کو شکایت کر دی، تو آپ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

((إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ))

”تم ایسے آدمی ہو کہ تمہارے میں جاہلیت باقی ہے۔“

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس بڑھاپے میں بھی جاہلیت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، هُمْ إِخْوَانُكُمْ ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ ، فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ ، وَلاَ يُكَلِّفُهُ مِنَ العَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ))

”ہاں، یاد رکھو! یہ (غلام بھی) تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کر دیا ہے، لہٰذا اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تعالیٰ جس کے ماتحت اس کے بھائی کو رکھے، اسے چاہیۓ کہ جو وہ کھائے اسے بھی کھلائے اور جو وہ پہنے اسے بھی پہنائے اور اسے ایسا کام کرنے کے لیے نہ کہے، جو اس کے بس میں نہ ہو،اور اگر اسے کوئی ایسا کام کرنے کے لیے کہنا ہی پڑے،تو وہ اس کام میں اس کی مدد کرے۔‘‘

صحیح البخاری:6050

میرے غلام اور لونڈی کے الفاظ مت کہو:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي ، وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي ، وَلْيَقُلِ الْمَالِكُ فَتَايَ وَفَتَاتِي ، وَلْيَقُلِ الْمَمْلُوكُ سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي ، فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلّ))

’’تم میں سے کوئی (اپنے غلام یا لونڈی کو) عبدی (میرا بندہ) اور اُمتی (میری بندی) نہ کہے اور نہ کوئی غلام یا لونڈی (اپنے آقا کو) ربی (میرے مالک) اور ربتی (میری مالکن) کہے، بلکہ مالک یوں کہے: میرے جوان! یا میری جوان، اور غلام اور لونڈی یوں کہیں: سیدی (میرے آقا) اور سیدتی (میری مالکن) اس لیے کہ تم سب مملوک ہو اور رب صرف اللہ ہے۔‘‘

[صحیح] سنن ابو داود:4975

غلاموں کے ساتھ حسنِ معاشرت کی تلقین:

رسول اللہ ﷺ سے غلاموں کی تکلیف اور دکھ برداشت نہیں ہوتا تھا، جہاں کہیں بھی غلام کی حق تلفی ہوتی تو آپ ﷺ فوراً ٹوک دیتے۔آپ کے ترغیب دلانے کی وجہ سے اکثر لوگ اپنے غلاموں کو آزاد کر دیتے تھے۔

☆......سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میرے پیچھے سے آواز آئی،اے ابومسعود! ((لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ))

’’تم کو اس غلام پر جس قدر اختیار ہے، اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ تم پر اختیار ہے۔‘‘

ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ غلام اللہ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَا إِنَّكَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَعَتْكَ النَّارُ))

’’اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ کی لپیٹ میں آجاتے۔‘‘

[صحیح] سنن ابو داود:5159

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے غلاموں کا قصور کتنی بار معاف کریں؟ تو آپ نے تیسری بار پوچھنے پر فرمایا:

((اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً))

''ہر دن میں اُسے ستر بار معاف کرو۔''

[صحیح] سنن ابو داود: 5164

☆......سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، اس کے باوجود آپ انھیں لشکر کی کمان سونپتے اور ان کی شہادت کے بعد آپ ﷺ نے ان کے بیٹے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو جب سپہ سالار بنایا تو لوگوں نے اعتراض کیا۔ آپ کی محبت دیکھیے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَطْعُنُوا فِي إِمَارَتِهِ ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ))

''اگر آج تم اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کر رہے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا اور اللہ کی قسم! وہ (زید رضی اللہ عنہ) امارت کے مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) اب ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔''

صحیح البخاری:3730

محسنِ انسانیت کے عورتوں پر احسانات

مذاہبِ عالم اور انسانی تاریخ میں اسلام ہی وہ مذہب ہے کہ جس نے عورت کو ہر حیثیت سے عزت اور بلند مقام عطا کیا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر طرح سے مردوں کو اعلیٰ اخلاق کا پابند بنانے کی کوشش کی تاکہ عورت مرد کے ظلم و استحصال سے محفوظ رہے۔

زمانہ جاہلیت میں بیٹی کی پیدائش کو باعثِ عار سمجھا جاتا، اُسے زندہ درگور کر دیا جاتا، حقوقِ نسواں کو پامال کیا جاتا اور معاشرتی ظلم و جور روا رکھا جاتا۔ اس کے برعکس اسلام نے عورت کو وہ احساسِ عزت دیا کہ مذاہبِ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہیں۔

......**بیٹی کی ولادت پر جاہلی رویہ:**

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بیٹی کی پیدائش پر جاہلی رویے کے سلسلے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُه مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ﴾ [النحل:58]

''اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوش خبری دی جاتی ہے تو اس کا منہ دن بھر کالا رہتا ہے اور وہ غم سے بھرا ہوتا ہے۔''

......بیٹی کی پیدائش اور کفالت باعث مسرت:

اسلام نے بیٹی کی پیدائش کو نحوست کی بجائے ابرِ رحمت قرار دیا۔ اس کی پیدائش ماں باپ کے لیے باعثِ مسرت ورحمت ہے، کفالت اور پرورش کرنے والے کے لیے جنت میں رفاقت رسول ﷺ کی بشارت ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ ، وَضَمَّ أَصَابِعَهُ))

''جو شخص دو لڑکیوں کی بالغ ہونے تک پرورش کرے، قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح سے آئیں گے، یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا لیا۔''

صحیح مسلم:2631

......عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم:

عورت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی، جس صورت میں بھی ہو، اسلام نے ہر ایک کے حقوق کو تفصیلاً ذکر کیا ہے اور سب کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء:19]

''اور تم ان کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔''

......تعلیم نسواں:

معلم خیر اور محسن انسانیت ﷺ نے اپنی تعلیمات کو صرف مردوں تک محدود نہیں رکھا، بلکہ آپ نے معاشرے کے ہر فرد کو علمی استفادہ کی ترغیب دی ہے۔ خواتینِ اسلام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمیں بھی کچھ الگ وقت تعلیم وتربیت کے لیے ملنا چاہیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے خاص وقت مقرر کر لیا۔

☆......سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”عورتوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مردوں نے آپ سے ہماری نسبت زیادہ حصہ لیا ہے، آپ ہمارے لیے ایک دن مخصوص کر لیں، تو آپ نے ایک دن کا وعدہ فرما لیا، پھر اُس دن آپ ان کے پاس گئے، وعظ ونصیحت فرمائی اور انھیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔“

صحیح البخاری:101

☆......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ))

”انصار کی خواتین بہت اچھی ہیں کہ انھیں دینی تعلیم حاصل کرنے میں حیاء مانع نہیں ہوتی۔“

صحیح البخاری، باب الحیاء فی العلم، بعد رقم الحدیث: 129

حقوقِ نسواں کا تحفظ صرف اسلامی تعلیمات میں:

قرآن مجید میں سورۃ النساء کا زیادہ تر حصہ عورتوں کے حقوق ومسائل اور احکام پر مشتمل ہے۔ عورت کو وراثت میں لازمی حصہ دار قرار دیا۔ نیکی کے کاموں میں مرد اور عورت کو ثواب میں برابر قرار دیا۔ آپ ﷺ نے عورتوں کے حقوق کی تعلیم بھی ہے۔ اسلام نے جنت کو ماں کے قدموں تلے قرار دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کائنات میں سب سے افضل ہونے کے باوجود اپنے عمل سے ثابت کیا کہ ماں کی عظمت کس قدر زیادہ ہے، سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جب تشریف لاتی تو آپ احتراماً اپنی چادر بچھا دیتے اور حد درجہ تعظیم کرتے تھے۔

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا))

”تم عورتوں کے متعلق حسن سلوک کی نصیحت قبول کرو۔“

صحیح البخاری:3331۔ صحیح مسلم:1468

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لأَهْلِي))

”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے، اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں۔“

[صحیح] سنن الترمذی:3895

☆......سیدنا ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کی شکایتیں لے کر محمد کے گھر والوں کے پاس پہنچ رہی ہیں، یہ (مار پیٹ کرنے والے) لوگ تم میں اچھے لوگ نہیں ہیں۔''

[صحیح] سنن ابو داود:2146

خلاصہ جمعہ

﴿لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ [التوبة:128]

محسنِ انسانیت کے احسانات:

احسان کرنا ایک عظیم وصف ہے اور جس شخص میں یہ وصف موجود ہو، بلا شبہ وہ ایک بڑا انسان ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾ [الرحمن:60]

حقوق مصطفیٰ ﷺ کی ادائیگی، آپ کے احسانات کا بدلہ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ [التوبة:33]

یہ سب کرنے کے بعد بھی ہم بطور امتی حقوق تو ادا نہیں کر سکتے لیکن آپ کے ساتھ نسبت کا اظہار ضرور کر سکتے ہیں

عظیم ترین محسن انسانیت:

رحمۃ اللعالمین ﷺ کے انسانیت پر لاتعداد احسانات کو کون شمار کر سکتا ہے؟ آپ کا ایک احسان یہ بھی ہے کہ ہر قسم کی غلامی، ذلت اور تحقیری کی زنجیریں کاٹ ڈالیں، دنیا جس استبداد و ظلم کے عذاب شدید میں مبتلا تھی، فرمارواں، امراء شہر اور سرداران قبائل اپنے اپنے حلقہ میں ''اربابا من دون اللہ '' تھے۔ غلاموں کا مقصدِ حیات اپنے آقاؤں کی خواہشات کی تکمیل کے سوا کچھ نہ تھا۔ انسانیت پر پڑے غلامی کے یہ طوق آپ ﷺ نے ہمیشہ کے لیے ختم فرمادیئے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپﷺ نے انسانیت کو آزادی رائے، حریت واستقلال دیا، شرف واحترام نفس، مساوات حقوق اور مقصدِ حیات سے آگاہ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ﴾ [الاعراف:157]

رحمۃٌ للعالمینﷺ کی سیرت کے عملی پہلو

رحمت کا مفہوم:

رسول اللہﷺ کی ذات ہر اعتبار سے رحمت ہی رحمت ہے، یعنی آپ سراپا رحمت ہیں۔ آپ کی بعثت کا مقصد رحمت ہی ہے، اسی لیے اللہ کریم نے آپﷺ کو پوری کائنات کے لیے رحمت قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ [الانبیاء:107]

رسول اللہﷺ مجسم رحمت:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾

[اٰل عمران:158]

☆......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہﷺ پہلی وحی کے بعد گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے، آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے چادر اڑھا دو، مجھے چادر اڑھا دو، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سارا واقعہ سننے کے بعد آپ کو تسلی دی اور آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((كَلَّا ، أَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا ، فَوَاللّٰهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ))

صحیح البخاری:4953

☆......طائف کے دعوتی سفر میں جو سلوک آپ کے ساتھ کیا گیا وہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے، لیکن اس کے جواب میں جو فرمایا، وہ آپ کی صفت رحمت کا ظہور تھا، پتھر کھا کر اور گالیاں سن کر بھی آپﷺ کی شفقت ومحبت میں فرق نہ آیا۔ بلکہ پہاڑوں کے فرشتے کی ان ظالموں کو عذاب کی پیشکش کے جواب میں رحمتِ الٰہی کی امید ظاہر کی اور فرمایا:

((بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ ، لا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری:3231

☆......اسی طرح احد کے میدان میں زخموں سے چور ہونے کے باوجود شدید دشمنوں کے متعلق فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِی فَإِنَّھُمْ لا یَعْلَمُونَ))

شعب الایمان للبیھقی، 45/3، ح:1375

فتح مکہ کے موقع پر سنگ دل قریشیوں کے لیے عام معافی اعلان: ((لاَ تَثْرِیبَ عَلَیْکُمْ الْیَوْمَ)) ''آج تم پر کوئی ملامت نہیں، یعنی تم آزاد ہو۔

......حقوقِ انسانی کا تحفظ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُہُ، وَمَالُہُ، وَعِرْضُہُ))

صحیح مسلم:2564

☆......سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ دِمَاءَ کُمْ، وَأَمْوَالَکُمْ، وَأَعْرَاضَکُمْ، بَیْنَکُمْ حَرَامٌ، کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ ھَذَا))

صحیح البخاری:67

☆...... میثاق مدینہ آزادی رائے کا بہترین نمونہ ہے اور خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کے تحفظ کا عالمی چارٹر ہے۔

معلمِ انسانیت اور اشاعت علم کا فریضہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیضَةٌ عَلَی کُلِّ مُسْلِمٍ))

[صحیح] سنن ابن ماجه:224

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ [التوبة:128]

فلاحِ عامہ کا احساس:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہِ، لاَ یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ، حَتَّی یُحِبَّ لِأَخِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

صحیح مسلم:45

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......اس نظام سے دو بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں: دولت کسی ایک ہاتھ میں نہ رہے۔اور دوسرا یہ کہ کوئی فرد بھی معاشی ضروریات سے محروم نہ رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَةً بَیْنَ الْاَغْنِیَاءِ مِنْکُمْ﴾ [الحشر:7]

☆......خیر خواہی کے اس جذبے کو مال کو پاک کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کرنے کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّیْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَیْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾ [التوبة:103]

☆......رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر مقرر کرتے ہوئے فرمایا:

((تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِیَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ))

صحیح البخاری: 1395

......عالمی امن و اصلاح کی محکم بنیاد:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا﴾

[الحجرات:13]

انسانی مساوات کی عملی صورتیں

فتح مکہ کے عظیم الشان موقع پر ایک فاتح کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ، أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ))

[حسن] سنن ابو داود:5116

☆......اللہ کے نزدیک انسان کے مقام و مرتبہ کا انحصار حسنِ عمل پر ہے۔جو انسان زیادہ پرہیزگار اور متقی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محترم اور مکرم ہے،خواہ رنگ کا کالا ہی کیوں نہ ہو۔

انسانی مساوات کی درخشندہ مثالیں:

اسلام دینِ رحمت ہے اور اس دین کی کوئی تعلیم ایسی نہیں جو عالمِ انسانیت کے لیے بلالحاظ رنگ و نسل، بلا امتیاز

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حسب ونسب اور بلا قید وبند یکساں طور پر پیامِ رحمت نہ ہو۔

☆......مسجد نبوی کی تعمیر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ خود رسول اللہ ﷺ بھی شریک رہے ، جس سے مساوات کا سبق حاصل ہوتا ہے۔

☆......جنگ بدر کے موقع پر سواریوں کی کمی تھی، آپ کے پاس ایک اونٹ تھا اور سوار ہونے والے دو تھے، رسول اللہ ﷺ اپنی باری پر سوار ہوتے، پھر دوسرا صحابی اپنی باری پر بیٹھتا تو رسول اللہ ﷺ پیدل چلتے۔

جرائم کی روک تھام میں مساوی عدل وانصاف:

بنو مخزوم کی ایک عورت چوری کے جرم میں گرفتار ہوئی، قبیلہ کے لوگوں نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سفارش کے لیے کہا، جب آپ ﷺ نے اسامہ کی سفارش سنی تو فرمایا:

((إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا))

صحیح البخاری:3475

خادموں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ:

رسول اللہ ﷺ تمام اولادِ آدم کے سردار اور معراجِ انسانیت کے درجہ کمال پر فائز ہیں، لیکن اس کے باوجود کبھی اپنے لیے کوئی الگ مقام اور امتیاز نہیں چاہا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ خدمت گزار بیان کرتے ہیں:

((فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالحَضَرِ ، مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟ وَلاَ لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا؟))

صحیح البخاری:2768

غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم:

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو اُس کی عجمی ماں کی وجہ سے عار دلائی اور برا تصور کیا، اُس غلام نے رسول اللہ ﷺ کو شکایت کر دی، تو آپ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

((إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ))

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس بڑھاپے میں بھی جاہلیت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، هُمْ إِخْوَانُكُمْ ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ ، فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ أَخَاهُ تَحْتَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

يَـدِهِ ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ ، وَلاَ يُكَلِّفُهُ مِنَ العَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ))

صحیح البخاری:6050

میرے غلام اور لونڈی کے الفاظ مت کہو:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِى وَأَمَتِى ، وَلا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّى وَرَبَّتِى ، وَلْيَقُلِ الْمَالِكُ فَتَاىَ وَفَتَاتِى ، وَلْيَقُلِ الْمَمْلُوكُ سَيِّدِى وَسَيِّدَتِى ، فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلّ))

[صحیح] سنن ابو داود:4975

غلاموں کے ساتھ حسنِ معاشرت کی تلقین:

☆......سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میرے پیچھے سے آواز آئی، اے ابو مسعود! ((لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ))

ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ غلام اللہ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَا إِنَّكَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَعَتْكَ النَّارُ))

[صحیح] سنن ابو داود:5159

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے غلاموں کا قصور کتنی بار معاف کریں؟ تو آپ نے تیسری بار پوچھنے پر فرمایا:

((اعْفُوا عَنْهُ فِى كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً))

[صحیح] سنن ابو داود: 5164

☆......سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، اس کے باوجود آپ انھیں لشکر کی کمان سونپتے اور ان کی شہادت کے بعد آپ ﷺ نے ان کے بیٹے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو جب سپہ سالار بنایا تو لوگوں نے اعتراض کیا۔آپ کی محبت دیکھیے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَـطْعُنُوا فِى إِمَارَتِهِ ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِى إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَـخَـلِيـقًا لِلْإِمَارَةِ ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَىَّ ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَىَّ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بَعْدَہ))

صحیح البخاری:3730

محسنِ انسانیت کے عورتوں پر احسانات

زمانہ جاہلیت میں بیٹی کی پیدائش کو باعثِ عار سمجھا جاتا، اُسے زندہ درگور کر دیا جاتا، حقوق نسواں کو پامال کیا جاتا اور معاشرتی ظلم وجور روا رکھا جاتا۔ اس کے برعکس اسلام نے عورت کو وہ احساس عزت دیا کہ مذاہبِ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہیں۔

......بیٹی کی ولادت پر جاہلی رویہ:

بیٹی کی پیدائش پر جاہلی رویے کے سلسلے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ﴾ [النحل:58]

......بیٹی کی پیدائش اور کفالت باعث مسرت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ ، وَضَمَّ أَصَابِعَهُ))

صحیح مسلم:2631

......عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم:

عورت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی، جس صورت میں بھی ہو، اسلام نے ہر ایک کے حقوق کو تفصیلاً ذکر کیا ہے اور سب کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ [النساء:19]

......تعلیم نسواں:

معلم خیر اور محسن انسانیت ﷺ نے اپنی تعلیمات کو صرف مردوں تک محدود نہیں رکھا، بلکہ آپ نے معاشرے کے ہر فرد کو علمی استفادہ کی ترغیب دی ہے۔ خواتین اسلام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! ہمیں بھی کچھ الگ وقت تعلیم وتربیت کے لیے ملنا چاہیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے خاص وقت مقرر کر لیا۔

☆......سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری:101

☆......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ))

صحیح البخاری، باب الحیاء فی العلم، بعد رقم الحدیث: 129

حقوقِ نسواں کا تحفظ صرف اسلامی تعلیمات میں:

قرآن مجید میں سورۃ النساء کا زیادہ تر حصہ عورتوں کے حقوق ومسائل اور احکام پر مشتمل ہے۔عورت کو وراثت میں لازمی حصہ دار قرار دیا۔ نیکی کے کاموں میں مرد اور عورت کو ثواب میں برابر قرار دیا۔آپ ﷺ نے عورتوں کے حقوق کی تعلیم بھی ہے۔اسلام نے جنت کو ماں کے قدموں تلے قرار دیا۔رسول اللہ ﷺ نے کائنات میں سب سے افضل ہونے کے باوجود اپنے عمل سے ثابت کیا کہ ماں کی عظمت کس قدر زیادہ ہے،سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جب تشریف لاتی تو آپ احتراماً اپنی چادر بچھا دیتے اور حد درجہ تعظیم کرتے تھے۔

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا))

صحیح البخاری:3331۔ صحیح مسلم:1468

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لأَهْلِي))

[صحیح] سنن الترمذی:3895

☆......سیدنا ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ))

[صحیح] سنن ابو داود:2146

تاثرات اور مشورہ کے لیے	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)	03424449009	حافظ تنویر الاسلام
03015989211	03014843312	03424449009
03017138746	03034125519	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com